احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 15 جولائی 2000ء

CPL 61

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

15 جولائی 2000ء - 12 ربیع الثانی 1421 ہجری - 15 وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 159

ہر عضو پر صدقہ

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمہارے جسم کے ہر عضو پر ہر صبح صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ تکبیر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰة المسافرین باب استحباب صلوٰة الضحیٰ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو (-) خدا تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً" جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شئی مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو۔ یہ سجدے صرف جنتر منتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔

یاد رکھو کہ کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے۔ پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کرلے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 487)

خدا تعالیٰ کی اطاعت معزز بنا دیتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ خلیفۃ المسیح الاول)

ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ ایک بات حجت کے طور پر رکھ دی ہے کہ وہ ایک مجمع کے درمیان معزز ہو جاوے۔ گھر میں اپنے بزرگوں کی کوئی خلاف ورزی اس لئے نہیں کی جاتی کہ گھر میں ذلیل نہ ہوں۔ ہر ایک دنیا دار کو دیکھتے ہیں کہ محلہ داری میں ایسے کام کرتا ہے جن سے وہ باوقعت انسان سمجھا جاوے۔ شہروں کے رہنے والے بھی ہتک اور ذلت نہیں چاہتے۔ پھر اس مجمع میں جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ اس مقام پر جہاں انبیاء و اولیاء موجود ہوں گے۔ وہاں کی ذلت کون عاقبت اندیش سلیم الفطرت گوارا کر سکتا ہے۔ کیونکہ عزت و وقعت کی ایک خواہش ہے جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اس (-) میں اللہ تعالیٰ ایک نظیر کے ساتھ اس خواہش اور اس قاعدہ کو جس کے ذریعہ انسان معزز ہو سکتا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ نظیر کے طور پر جس شخص کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔ اس کا نام ہے ابراہیم علیہ السلام۔

باقی صفحہ 2 پر

"اے مردو! اور اے عورتو!"

(ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود)

اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور دین حق کے لئے کہہ رہا ہوں" (پانچہزاری مجاہدین ص 8)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت باسعادت

محترم سید میر مسعود احمد صاحب ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر سید مشہود احمد سلمہ کے ہاں مورخہ 10۔ ستمبر 2000ء کو بیٹی پیدا ہوئی ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ادیبہ مشہود" رکھا ہے۔

بچی کی والدہ کا نام رفعت سلطانہ سلمہا ہے جو مکرم میاں رفیق احمد صاحب گوندل آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی بیٹی اور مکرم ملک عمر علی صاحب کھوکھر مرحوم کی نواسی ہے۔

احباب سے عزیزہ سلطانہ سلمہا کی جلد شفایابی اور اس ولادت کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

مکرم شاہد محمود صاحب ابن مکرم محمد شفیق صاحب سابق پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لنڈ LUND یونیورسٹی سویڈن سے مائیکرو بیالوجیکل ایکولوجی کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ عزیز موصوف کو سویڈش حکومت کی طرف سے 1994ء میں گلوبل کمپی ٹیشن ایوارڈ سکالر شپ دیا گیا تھا۔ اب اسی یونیورسٹی نے ان کو جاب کی آفر بھی کی ہے۔ عزیز موصوف نے پوسٹ پی ایچ ڈی ریسرچ کے لئے بھی درخواست دے رکھی ہے۔ مکرم شاہد محمود محترم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کے برادر نسبتی ہیں۔ موصوف کی مزید ترقیات اور دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پہلے سفر قادیان کے ایمان پرور واقعات

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رئیس چک پنیار ضلع سرگودھا (متوفی 6۔جنوری 1942ء) بزم احمدیت کی ایک شمع تھے اور حق وصداقت کا ایک چلتا پھرتا نمونہ۔ آپ پہلی بار 1897ء میں چک پنیار سے قادیان کی مقدس بستی میں تشریف لے گئے اور حضرت امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ذیل میں آپ کے قلم سے اس اولین اور تاریخی سفر قادیان کے ایمان پرور واقعات کی تفصیل ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

"میرے والد صاحب نے ایک استاد میری تعلیم کے واسطے رکھا ہوا تھا۔ جو مونگدی پور متصل گجرات کا رہنے والا تھا۔ وہ ایک روز گجرات سے کسی اخبار کا ایک ٹکڑا لے آیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کا معمولی ساذکر تھا۔ اور وہ 1897ء کا شروع تھا۔ میں نے اس بات کو سن کر قادیان آنے کا ارادہ کرلیا۔ میں جس وقت گجرات پہنچا۔ تو اس وقت شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم گجرات میں ہی تھے۔ اور انہوں نے حضرت صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی۔ میں ان سے آکر ملا۔ اور پوچھا۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کی طرف ایک خط لکھ دیا۔ میں خط لے کر وہاں سے ایک مسجد میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ یہ مسجد وہابیوں کی مسجد کہلاتی تھی۔ اور اس میں ایک وہابی مولوی حافظ محمد رمضان نامی تھا۔ میں نے اس سے ذکر کیا۔ کہ میں قادیان جارہا ہوں۔ اس نے ایسے پیرائے میں تقریر کی۔ اور مرزا صاحب پر اتہامات لگائے۔ اور آپ کی شان میں بہت نامناسب الفاظ استعمال کئے۔ اور مجھے ترغیب دی۔ کہ میں وہاں نہ جاؤں۔ اس نے کہا کہ وہ شخص دین کا ڈاکو ہے۔ اور اسی طرح کے بہت الفاظ بیان کئے۔ اس نے اتنی شکایت کی۔ کہ میرا ارادہ بدل گیا۔ اور میں بجائے قادیان آنے کے جلال پور سید حیدر شاہ صاحب کے پاس چلا گیا۔ وہاں سے میں جب شاہ صاحب کو مل کر واپس آیا۔ تو میرے دل میں وہی بات جو میں نے اخبار میں دیکھی تھی۔ اور اتنا اثر کرگئی تھی کہ مجھے قادیان جانے کا پھر شوق ہوا۔ اور میں نے قادیان جانے کا ارادہ کرلیا۔ میرا ایک دوست نوشہرہ کے سجادہ نشین کا لڑکا تھا۔ وہ بغرض علاج امرتسر آیا ہوا تھا۔ اس نے اپنے والد کے ذریعہ مجھے امرتسر بلایا۔ میں امرتسر آگیا۔ وہاں سے پھر میں نے قادیان آنے کا پکا ارادہ کرلیا۔ اور میں قادیان کے لئے روانہ ہوگیا۔ میں امرتسر سے بٹالہ آیا۔ بٹالہ گاڑی سے اتر کر میں نے یکہ وغیرہ کی تلاش کی۔ مگر کوئی نہ ملا۔ آخر میں پیدل ہی قادیان آگیا۔ اور اس دن ایک کپتان پولیس انگریز قادیان لیکھرام کے قتل کے متعلق حضرت صاحب کی تلاشی لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہ مجھ سے تھوڑی دیر پہلے ہی قادیان پہنچا تھا۔ میں قریباً چھ سات بجے قادیان پہنچا۔ بڑے بازار کے چوک میں آکر میں نے ایک شخص سے پوچھا۔ کہ مرزا صاحب کا مکان کس طرف ہے۔ اس شخص کا نام مستری کریم بخش تھا۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ آج ایک انگریز آیا تھا۔ میں ایک لوہار کی حیثیت سے تالے وغیرہ کھولتا رہا۔ اور وہ انگریز تلاشی لیتا رہا۔ اس کے بعد اس نے مجھے رستہ بتایا۔ اور میں چھوٹی (بیت) میں پہنچ گیا۔ (مغرب کا وقت ہوا ناقل)۔ مولوی عبدالکریم بھی وہاں تھے۔ نماز کے وقت حضرت مسیح موعود (بیت الذکر) میں تشریف لائے۔ نماز کے بعد حضور وہیں تشریف فرما ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 117

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حکیم فضل دین صاحب وغیرہ بھی وہیں بیٹھ گئے۔ میں بھی حضرت صاحب کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے حضور کے پاؤں پکڑ لئے۔ اور دبانے لگا۔ اور ساتھ ساتھ اپنا

قصہ بھی سنانے لگا۔ کہ میں مدت سے بزرگوں کے پاس جاتا رہا ہوں۔ اور جس کے پاس گیا۔ اسی غرض سے گیا۔ کہ میں ولی اللہ بن جاؤں۔ لیکن میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی۔ حضرت اقدس نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی۔ وہ دعا اتنی لمبی تھی۔ کہ میں تو تھک گیا۔ کیونکہ میں تو اتنی لمبی دعا کرنے کا عادی نہیں تھا۔

غرض ایک لمبی دعا کے بعد حضور نے ایک تقریر فرمائی۔ جو مجھے اب یاد نہیں ہے۔

عشاء کی نماز تک حضور وہیں بیٹھے رہے۔ ان دنوں حضرت صاحب کا یہی طریق تھا۔ کہ مغرب کی نماز کے وقت تشریف لاتے اور عشاء تک تشریف رکھتے سب دوست وہاں ہی کھانا کھاتے تھے۔ حضور بھی وہاں ہی تناول فرماتے۔ دونو وقت حضرت (بیت) میں ہی اپنے مریدوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ بشرط صحت و تندرستی۔

حضور عشاء کی نماز پڑھ کر اندر تشریف لے گئے۔ میں (بیت) میں ہی ایک طرف پڑ کر سو گیا۔ صبح کی نماز میں حضور تشریف لائے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے قراءت پڑھی۔ مولوی صاحب نے نہایت خوش الحانی اور بلند آواز سے قراءت سنائی۔ جو مجھے بہت پسند آئی۔ میں نے دیکھا۔ کہ پیچھے بعض اشخاص نماز میں رو رہے تھے۔ جن کی آواز بھی آتی تھی۔ حضرت صاحب نماز کے بعد تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد پھر باہر سیر کے لئے تشریف لائے۔ اس روز حضور باغ کی طرف سیر کے لئے گئے تھے۔ حضور کے ساتھ تمام رفقاء بھی سیر کو گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ آٹھ نو بجے تک سیر کرنے کے بعد آپ واپس تشریف لائے۔ جب شہر کے نزدیک پہنچے۔ تو میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور اجازت طلب کی۔ اور عرض کی۔ کہ حضور میں اب جانا چاہتا ہوں حضور نے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا۔ کہ اور دو تین روز ٹھہر جانا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے ضروری طور پر جانا ہے۔ آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ ہی میں رکھتے ہوئے فرمایا۔

قرآن مجید پڑھنا۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھنا۔ سوچ سمجھ کر پڑھنا اور اس پر عمل کرنا۔ گو دو آیتیں ہی پڑھو۔ مگر ترجمہ کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر پڑھنا۔ پھر فرمایا۔ تہجد کی نماز بھی پڑھنا۔ گو دو رکعتیں ہی پڑھو۔ تیسرے میرے ساتھ بھی خط وکتابت رکھنا۔

یہ تین باتیں آپ نے مجھے ارشاد فرمائیں۔"

(الحکم 21۔ اکتوبر 1936ء)

☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کیسی عزت دی۔ یہ اس نظارہ سے معلوم ہوسکتا ہے جو خدا نے فرمایا (-) ہم نے اس کو برگزیدہ کیا دنیا میں اور آخرت میں بھی سنوار والوں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے مکالمات کا شرف رکھنے والے (احکام دینیہ) کے لانے والے۔ ہادی و [illegible] بادشاہ اور اس قسم کے عظیم الشان لوگ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہوئے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لئے نتیجہ دکھایا ہے۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت مسیح علیہ السلام سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے اور حضرت اسماعیل (-) اسی کی اولاد سے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو بہت بڑا ملک دیا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جڑ اس بات کی کیا ہے؟ کیا معنی وہ کیا بات ہے جس سے وہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور برگزیدہ ہوا اور معزز ٹھہرایا گیا۔ کلام الٰہی میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے۔ جہاں فرمایا (-) جب ابراہیمؑ کے رب نے اس کو حکم دیا کہ تو فرمانبردار بن جا تو حضرت ابراہیمؑ عرض کرتے ہیں۔ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ کوئی حکم نہیں پوچھا کہ کس کا حکم فرماتے ہو۔ کسی قسم کا تامل نہیں کیا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی معاً بول اٹھے۔ کہ فرمانبردار ہو گیا۔ ذرا بھی مضائقہ نہیں کیا۔ اور نہیں خیال کیا کہ عزت پر یا مال پر صدمہ اٹھانا پڑے گا یا احباب کی تکالیف دیکھنی پڑیں گی۔ کچھ بھی نہ پوچھا۔ فرمانبرداری کے حکم ساتھ اقرار کرلیا (میں فرمانبردار ہو چکا ہوں) یہ ہے وہ اصل جو انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور معزز بنا دیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو جاوے۔

فرمانبرداری کا معیار ہے۔ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو اسی طرح رسم ورواج۔ عادات کسی کا دباؤ حسب جاہ و رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کرلیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔

(از خطبہ 17۔ مئی 1901ء خطبات نور جلد اول صفحہ 92)

بندہ درگاہ ہوں اور بندگی سے کام ہے
کچھ نہیں ہے فتح سے مطلب نہ دل میں خوفِ ہار

جنگِ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار

اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

سید احمد نور کابلی صاحب

قسط دوم آخر

مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک بڑا نمونہ دیا ہے۔ وہ اس کی محتاج تھی

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے چشم دید واقعات

اس خون میں بہت برکات ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گی

تاریخ قربانی 14 جولائی 1903ء

شجاعت

جواب کے آنے میں تین ہفتے گزر گئے۔ ایک روز میں اور صاحبزادہ صاحب اور ان کے خادم عبدالجلیل صاحب سیر کو جا رہے تھے کہ صاحبزادہ صاحب اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ تم ہتھکڑیوں کی طاقت رکھتے ہو۔ اور مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب میں مارا جاؤں گا تو میرے مرنے کی اطلاع مسیح موعود کی خدمت میں عرض کر دینا۔

یہ سن کر میرے آنسو نکل آئے اور میں نے عرض کیا کہ جناب میں بھی تو آپ کے ساتھ ہوں۔ میں کب جدا ہوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں نہیں۔ جب تم نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا تھا کہ میں قادیان سے باہر نہیں جا سکتا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ جاؤ اور تم واپس آ جاؤ گے اس لئے تمہارے بارہ میں تو مسیح موعود کا اشارہ ہے کہ واپس آ جاؤ گے۔ میرے بارے میں تو نہیں فرمایا۔

اسی اثناء میں کہ جواب نہیں آیا تھا۔ بہت سے دوستوں نے عرض کیا۔ کہ اگر آپ نے جانا ہے تو ہم آپ کو لے جائیں گے۔ تمام عیال کے ساتھ بنوں چلے جائیں۔ اس وقت موقع ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں ہرگز نہیں جاؤں گا... میں مارا بھی گیا تو میرے مرنے پر بھی تم کو بہت مدد ملے گی اور فائدہ پہنچ جائے گا۔ اس لئے میں بالکل نہیں جاؤں گا۔

اس روز جس روز کہ پچاس سواروں نے آنا تھا۔ آنے سے پیشتر آپ نے حضرت مسیح موعود کے نام ایک خط لکھا جس میں تمام واقعات جو خطوں کے بارے میں ہوئے تھے لکھے۔ اور جو اس خط میں القاب تھے۔ مجھے پسند آئے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ خط مجھے دیدیں۔ نقل کر کے میں واپس دیدوں گا۔ آپ نے وہ خط جیب میں ڈال لیا اور فرمایا کہ یہ خط تمہارے ہاتھ میں آوے گا۔

عصر کا وقت قریب آیا۔ کہ یکے بعد دیگرے پچاس سواروں میں سے لوگ آنے لگے۔ جب نماز کا وقت آیا تو مرحوم نے آگے ہو کر نماز پڑھانی شروع کی۔ نماز کے بعد ان سواروں نے عرض کیا کہ آپ سے گورنر صاحب عرض کرتے ہیں کہ مجھے آپ سے ملاقات کرنی ہے۔ آپ خود آئیں گے یا میں حاضر ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ ہمارے سردار ہیں میں خود چلتا ہوں۔

آپ نے گھوڑے کو زین کرنے کا حکم دیا۔ لیکن سواروں میں سے ایک سوار اترا اور آپ کو سواری کے لئے گھوڑا خالی کیا۔ جب آپ گھوڑے پر سوار ہونے لگے تو خط آپ نے جیب سے نکال کر میرے حوالہ کیا۔ اور کچھ نہ فرمایا۔ میں آپ کے ساتھ ہو لیا۔ جب گاؤں سے نکلا تب آپ نے فرمایا کہ پہلے پہل جب آپ مجھے ملے تھے تو میں بہت خوش ہوا تھا۔ اور خیال کیا کہ ایک باز میرے ہاتھ میں آیا ہے۔ اس بارے میں میرے ساتھ لمبی گفتگو کی۔ جب بہت دور تک میں ساتھ ساتھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اب گھر چلے جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی خدمت کے لئے چلتا ہوں۔ فرمانے لگے کہ تم میرے ساتھ مت جاؤ۔ تمہارا میرے ساتھ جانا منع ہے اور فرمایا۔ تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اور فرمایا کہ اس گاؤں سے اپنے گھر چلے جاؤ۔

گرفتاری

میں رخصت ہو گیا اور آپ سواروں کے ساتھ خوست کی چھاؤنی میں چلے گئے۔ اور گورنر نے حکم سنایا کہ یہ حکم آپ کے متعلق آیا ہے کہ نہ کوئی آپ کو ملے اور نہ آپ کسی سے ملیں اور نہ کلام کریں اس لئے آپ کو علیحدہ کوٹھی دی جاتی ہے۔ لہٰذا انہیں علیحدہ کوٹھی رہنے کے لئے مل گئی اور پہرہ ان پر قائم ہو گیا۔

لیکن گورنر نے یہ رعایت ان کے لئے رکھی کہ ان کے عزیز رشتہ دار وغیرہ ان کے ملنے کے لئے آ جاتے اور مل لیتے تھے۔ جب ان کے مرید ملنے کے لئے آئے۔ تو اس وقت بھی انہوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو نکال کر لے جائیں گے یہ لوگ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم تعداد میں زیادہ ہیں لیکن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ اب مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے دین کی خدمت ضرور لے گا تم یہاں کوئی منصوبہ نہ باندھنا تا اس کوٹھی میں بھی ہم سے زیادتی نہ ہو۔

خوست میں آپ کو اس لئے رکھا گیا تھا کہ گورنر کو خوف تھا اور خیال کرتا تھا کہ اگر سردست ان کو کابل لے گئے۔ تو ایسا نہ ہو کہ راستہ میں ان کے مرید ہم پر حملہ کر دیں اور ہم سے چھڑا لے جائیں اس لئے دو تین ہفتہ کے بعد جب گورنر کو معلوم ہو گیا کہ یہ خود ہی لوگوں کو اس مقابلہ سے منع کرتے ہیں تو تھوڑے سے سوار ساتھ کر کے صاحبزادہ صاحب کو کابل بھیج دیا۔

ان سواروں سے روایت ہے جو ان کے ساتھ تھے۔ خدا جانے کہاں تک صحیح ہے۔ کہ جب ہم کابل جا رہے تھے تو دو بار صاحبزادہ صاحب بیٹھے بیٹھے ہم سے گم ہو گئے۔ پھر جب دیکھا تو ویسے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ تم مجھے زبردستی نہیں لے جا سکتے۔ بلکہ میں ہی جاتا ہوں۔ تب انہوں نے کہا کہ ہم بہت احتیاط اور ادب کے ساتھ کابل لے گئے۔

جب ہم کابل پہنچ گئے تو پھر حبیب اللہ خان کے بھائی امیر نصراللہ خان کے سامنے پیشی تھی۔ اس نے بغیر کسی قیل و قال کے حکم دیا کہ اس کا تمام مال و اسباب چھین لو۔ پس تمام اسباب اور زاد راہ اور گھوڑا چھین لیا گیا۔

پھر حکم ہوا کہ مارگ کے قید خانہ میں لے جاؤ۔ جہاں بڑے لوگ قید کئے جاتے ہیں۔ وہاں آپ کو بہت تکلیف پہنچائی۔ لیکن آپ کو دیکھا جاوے تو اس وقت اور اس حالت میں بھی اپنے خدا کو یاد کرتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے......

ایک بار آپ نے کسی ذریعہ سے خبر بھیجی کہ مجھے خرچ بھیج دو اس وقت ان ہی کے گاؤں میں میں تھا۔ آپ کے بال بچوں نے کہا کہ ابا نے خرچ مانگا ہے۔ کوئی لے جانے والا نہیں۔ مجھ سے کہا کہ کیا آپ لے جائیں گے۔ میں نے کہا کہ ہاں میں لے جاؤں گا۔

بارش سے خطاب

سردی کا موسم تھا پہاڑی راستہ تھا۔ میں تن تنہا چل پڑا۔ منگل کے پہاڑ پر کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سخت بارش آئی ہے مجھے خوف معلوم ہوا کہ موسم اور راستہ خطرناک ہے۔ بارش سخت ہے کہیں سردی سے یہیں مر نہ جاؤں۔ تب میں نے بارش کو مخاطب ہو کر دعا کی۔ کہ آج مسیح موعود کے دو آدمی یہاں آئے ہیں۔ ایک تو قید خانہ میں ہے اور ایک اس کے لئے خرچ لے جا رہا ہے۔ تم بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہو اور ہم بھی اس کے بندے ہیں تم ٹھہر جاؤ مجھ پر نہ برسنا۔ اگر برسنا ہے تو میرے پیچھے پیچھے برسو تب میں آگے آگے تھا اور بارش پیچھے پیچھے تھی۔ ایسے طور سے کہ قریباً اٹھارہ بیس قدم کے فاصلہ پر بارش برس رہی تھی۔ قریباً آٹھ کوس کا فاصلہ تھا کہ جہاں میرے ایک دوست کا گھر تھا۔ میں نے اس گھر میں پاؤں رکھا ہی تھا کہ بارش بہت زور و شور سے حد درجہ کی ہوئی۔ آخر میں نے رات وہیں گزاری۔

جب صبح ہوئی تو پھر چل پڑا۔ غزک ایک مقام ہے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کوچی لوگوں کا مال (یعنی خانہ بدوش کا) ایک ایک جگہ پر کہیں سو کہیں دو سو بکریاں بھیڑیں متفرق طور پر سردی اور بارش سے مری پڑی ہیں اور کہیں اونٹ مرے پڑے نظر آتے ہیں۔ یہ سب کارروائی برف اور سردی کی تھی۔

غزک سے آگے ایک مقام خوشئے ہے وہاں مجھے پہنچنا تھا لیکن غزک کی پہاڑی پر پہنچتے وقت شام ہو گئی۔ سورج ڈوبنے کے قریب تھا پر جگہ یہ ایسی تھی کہ یہاں سے منزل مقصود بہت دور تھی اور کوئی رہنے کی جگہ نہ تھی۔ یہاں بھی مجھ پر بارش ہوئی اور اولے پڑے۔ میں دوڑ کر ایک غار میں چھپ گیا۔ تھوڑی سی دیر کے بعد بادل پھٹ گئے اور سورج نکل آیا۔

اس وقت میں نے دعا کی۔ کہ اے میرے مولیٰ یا تو اس سورج کو جو ڈوبنے والا ہے کھڑا

رکھیو۔ اور یا زمین کی طنابیں کھینچ لو کہ میں خوشتے پہنچ جاؤں اور کوئی صورت میرے پہنچنے کی نہیں تب خدا جانے کہ میری کون سی دعا قبول ہوئی اور شام ہوتے ہوتے سورج ڈوبنے تک خوشتے پہنچ گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

رات کو ایک مسجد میں بسیرا کیا۔ یہ راستہ طے کرنا بہت مشکل تھا مگر خدا نے مجھ سے طے کرایا۔ اسی روز میں کابل پہنچ کر حاجی باشی کے پاس دو روز تک رہا۔ اور اس کے ذریعہ سے خرچ صاحبزادہ صاحب کو پہنچا دیا حاجی صاحب صاحبزادہ صاحب کے خاص دوست تھے۔

وہاں سے میں اپنے گھر واپس آیا۔ جو قریباً تیس کوس کے فاصلہ پر ہے...... میرا مقام جو ہے وہ سرحد اریوب اور قوم یونی (یعنی دیوانہ) گاؤں جدران دریا کے کنارے پر آباد ہے۔ میرے والد صاحب کا نام اللہ نور ہے اور قوم سے سید ہوں میرے والد صاحب بھی بے نظیر انسان تھے۔ وہ اپنے وقت میں کہا کرتے تھے کہ یہ ملک ظلمت ہے تم مشرق کی طرف جاؤ وہاں آسمان سے ایک نور نازل ہوا ہے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ گے۔ کاش میں بھی اس وقت زندہ ہوتا تو میں بھی جاتا۔

راہ مولیٰ میں قربانی

اب پھر وہی مضمون جاری ہے۔ شمخیل ایک مقام ہے وہاں کے تاجر عام طور پر کابل جایا کرتے ہیں۔ وہاں میں معلوم کرنے کے لئے گیا۔ ان سے معلوم ہوا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سنگسار ہو گئے ہیں اور ایک درخت کی مانند ان پر پتھر کے ڈھیر پڑے ہیں۔

تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ کوئی بات نہیں۔ یا تو میں بھی ان کی مانند سنگسار ہو جاؤں گا۔ اور یا خواہ ان کو نکال لاؤں گا خواہ ایک کے بدلے دو درخت کی مانند پتھر ہوں۔

پھر میں نے کابل کی روانگی کا ارادہ کیا۔ جب شمخیل پہنچا تو وہاں کے حاکم نے مجھے کہا کہ تم گھر چلے جاؤ ورنہ تمہیں سزا ملے گی۔ میں نے کہا میں نہیں جاتا۔ تب انہوں نے مجھ سے دو سو روپیہ کی ضمانت لی چھوڑ دیا۔ میں اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے کابل پہنچا۔ وہاں بعض دوستوں سے ذکر کیا کہ میں اس کام کے لئے آیا ہوں اور کہا کہ صاحبزادہ صاحب مرحوم کی سنگساری کی جگہ کون سی ہے۔ وہ لوگ بہت ڈرے اور مجھے کہا کہ ہندو سوزاں میں ہے جہاں ہندو مرتے وقت جلائے جاتے ہیں۔ پس جگہ دیکھ کر میں واپس آ گیا۔ اور خیال کیا کہ میرے نکالنے پر استاد صاحب یعنی صاحبزادہ صاحب راضی ہیں یا نہیں؟

نعش نکالی گئی

پھر میں نے رات کو دعا کی کہ اے مولا کریم مجھے بتادے کہ میرا نکالنا صاحبزادہ صاحب مرحوم کو منظور ہے یا نہیں۔ تب میں نے خواب میں دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب مرحوم ایک کوٹھڑی میں پڑے ہیں۔ دروازہ کھولا اور مجھے اجازت دی کہ آ جاؤ۔ میں پاس جا کر پیر دبانے لگا۔ اور دیکھا کہ بہت نازک حالت میں زخمی ہو گئے ہیں جب نیند سے اٹھا تو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ راضی ہیں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ ان کو کس طرح نکالوں۔ آخر میں پلٹن میں ایک آدمی کو جو صاحبزادہ صاحب مرحوم کا دوست تھا۔ ملا اور یہ حوالدار تھا میں نے اپنی آمد کا ذکر کیا۔ اور اپنا منشاء مرحوم کی نسبت ظاہر کیا۔ یہ بات سن کر وہ رو پڑا۔ اور کہا کہ میں نے بھی بہت دفعہ ارادہ کیا تھا لیکن مجھ میں طاقت نہیں تھی۔ اب آپ آئے ہیں۔ اب ضرور انشاء اللہ میں اس کام میں مدد دوں گا۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ آپ کچھ لوگ جتنے بھی مل سکیں رات کے بارہ بجے تک بھجوا دیں کفن تابوت خوشبو وغیرہ سامان میں لے آتا ہوں۔ پھر میں ایک مزدور سے تابوت وغیرہ سامان اٹھوا کر اس جگہ کے پاس ایک قبرستان تھا لے گیا۔ اس اثناء میں کہ میں کابل گیا ہوں۔ خدا کی قدرت بہت سخت ہیضہ کی بیماری پڑی ہوئی تھی۔ اور اتنی میتیں اٹھتی تھیں کہ کسی کو کسی کی کچھ سوجھتی نہ تھی۔

میں جب وہاں گیا تو میت پر میت آتی تھی اور لوگ دفن کرتے تھے لیکن مجھے کسی نے نہ پوچھا اپنی افراتفری میں لگے ہوئے تھے اور کسی کو خیال بھی نہ ہوا کہ تم یہاں کیسے آئے ہو اور اس تابوت میں کچھ ہے کہ نہیں۔

خیر آدھی رات کے قریب میں نے دیکھا کہ آدمی معلوم نہیں ہوا تب میں نے ارادہ کیا کہ میں خود ہی نکالوں خواہ کچھ ہی ہو۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ وہ شخص بمعہ کچھ اور لوگوں کے آ پہنچا اور میں بھی تابوت لے کر ہندو سوزاں پہنچا۔ اول جب صاحبزادہ صاحب (قربان) کئے گئے تو اس جگہ پر تین روز تک پہرہ رہا۔ بعد اس کے وہاں ایک میگزین ہے اس کے سپرد کیا کہ مرحوم کو کوئی نکال کر نہ لے جائے۔ احتیاط کے لئے ہم نے ایک آدمی کو پہرہ کے لئے مقرر کیا اور ہم باقیوں نے پتھر ہٹا کر صاف میدان کر دیا جب وہ ظاہر نظر آنے لگے تو ان سے ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی خوشبو آئی کہ ہماری خوشبو سے بدرجہا بہتر تھی۔ اس آدمی کے ساتھ کے لوگ کہنے لگے کہ شاید یہ وہی آدمی ہے جس کو امیر نے سنگسار کیا تھا۔ اس لئے ایسی خوشبو آ رہی ہے میں نے کہا کہ ہاں یہ ایسا شخص تھا کہ ہر وقت قرآن شریف کی تلاوت اور خدا کو یاد کرتا تھا۔ یہ وہی خوشبو ہے۔ جب ہم نے زمین سے اٹھا کر کفن میں رکھا تو مجھے کشف میں معلوم ہوا کہ پہاڑی کے پیچھے پچاس آدمی اور ایک سوار دورہ یعنی گشت پر آ رہے ہیں۔ اس زمانہ میں رات کے وقت پہرہ ہوتا تھا اور کسی کو باہر پھرنے کی اجازت نہ تھی اگر کوئی رات کو پکڑا جاتا تو بغیر پوچھ پاچھ کے مار دیا جاتا۔ تب میں نے ان لوگوں کو کہا ہٹ جاؤ لوگ سرکاری آ رہے ہیں۔ اور یہ چاندنی رات تھی۔ جب ہم ہٹ گئے تو تھوڑی دیر بعد ایک سوار اور بہت سے لوگ اس سڑک پر آئے جس سڑک سے راستہ میگزین کو جاتا ہے۔ اس سڑک پر سے میگزین کو گئے اور کچھ دیر بعد اس راستہ سے واپس چلے گئے۔ تب ہم مرحوم کی لاش پر آ گئے اور لاش کو تابوت میں رکھ دیا۔ لاش اس قدر بھاری ہو گئی تھی کہ ہم اٹھا نہیں سکتے تھے۔ تب میں نے لاش کو مخاطب کر کے کہا کہ جناب یہ بھاری ہونے کا وقت نہیں۔ ہم تو ابھی مصیبت میں گرفتار ہیں کوئی اور اٹھانے والا نہیں آپ ہلکے ہو جائیں اس کے بعد جب ہم نے ہاتھ لگایا تو لاش اتنی ہلکی ہو گئی تھی کہ میں نے کہا کہ میں اکیلا ہی اٹھاتا ہوں۔ لیکن اس دوست نے کہا کہ نہیں میں اٹھاؤں گا آخر اس نے میری پگڑی لے کر اور تابوت کو اس کے ذریعہ سے اٹھایا نزدیک ہی ایک مقبرہ تھا وہاں لاش رکھ کر میں نے ان کو رخصت کیا کہ وہ سرکاری آدمی تھا۔

متبرک بال

صبح ہوتے ہوئے میں نے مقبرہ میں ایک زیارت والے آدمی کو کچھ پیسے دے کر ساتھ کر لیا اور تابوت کو شہر کے اندر لائے۔ شہر کے شمال کی طرف ایک پہاڑی بالائی سار نام کے دوسری طرف ایک قبرستان تھا جو ان کے آباؤ اجداد کا تھا وہاں دفن کر دیئے۔ پھر میں ایک ماہ کابل میں ٹھہرا تا کہ معلوم ہو جائے کہ اگر گرفتاری ہو تو مجھ پر ہو۔ میرے اہل وعیال کو تکلیف نہ ہو۔ بعد اس کے میں گھر آیا اور میں نے گھر میں کہا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن اس اثناء میں کسی نے حاکم سے یہ رپورٹ کی کہ یہ مرزا کے پاس قادیان جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ حج کو چلا ہوں۔ حاکم نے آدمی پکڑنے کو بھیجے۔ گھر میں میرا بھائی اور چچا کا بیٹا تو نہیں تھا لیکن مجھے اور میرے چچا کو لے گئے وہاں میں نے حاکم سے کہا کہ غرض تو میرے ساتھ ہے رپورٹ بھی میری ہوئی ہے۔ میرے چچا کو چھوڑ دو۔ چونکہ حاکم میرا دوست تھا میرے چچا کو چھوڑ دیا اور مجھے رکھ لیا۔ پھر میں نے کہا کہ اگر میں حج کو جاتا تو میں اپنی جائیداد خرچ کے لئے بیچتا لیکن آپ دریافت کرا لیں میری جائیداد ویسی کی ویسی ہے اور میں زمیندار آدمی ہوں۔ میرے پاس اتنی دولت کہاں ہے کہ بغیر جائیداد بیچے کے جاؤں۔ تب مجھے حاکم نے چار پانچ روز تک نظر بند کر لیا۔ کچھ آدمی میرے پاس آئے کہ ہم تمہارے ضامن ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں تم میرے ضامن نہ بنو۔ میں ضرور جاؤں گا۔ آپ کو بے فائدہ تکلیف ہوگی میرے گرد اگرد لوہے کی چار دیواری ہو تو وہ بھی مجھے راستہ دے گی اور میں انشاء اللہ تعالیٰ چلا جاؤں گا۔ اس طرح دھوکے سے اور کسی کو ضمانت میں پھنسا کر جانا نہیں چاہتا۔ کچھ روز بعد میں گھر گیا اور رات کے بارہ بجے جانے کا ارادہ کر لیا۔ تمام بال بچوں سے پوچھا تو سب نے رضامندی سے جانے کی اجازت دے دی۔ رات کے وقت گاؤں کے نمبردار وغیرہ میرے پاس آئے کہ نہیں ہم نہیں جانے دیں گے یونہی ہم عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے۔ جب میں نے ارادہ روانگی کا کیا تو تمام ملک اور زمین وغیرہ میرے سامنے ہو گئے کہ کیا ہمیں چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ تب میں نے کہا کہ اچھا میں وزن کروں گا کہ آیا اللہ تعالیٰ کا فضل بہتر ہے یا ملک و دولت اس خواہش کے ہوتے ہوئے اسی وقت تمام نظارہ غائب ہو گیا۔ پھر میں نے گاؤں کے نمبردار وغیرہ کو کہا کہ میں نے اور میرے باپ دادا نے آپ لوگوں کو خدا کا کلام سنایا' لکھایا اور پڑھایا کیا تم چاہتے ہو کہ حاکم مجھے تکلیف دے انہوں نے کہا نہیں۔ پھر کہا کیا تم چاہتے ہو کہ ہم سب گاؤں کو تکلیف پہنچے۔ میں نے کہا تم نے تو اپنا فرض پورا کر لیا ہے۔ حاکم کو آگاہ کیا اور میں حاکم کے پاس سے ہو کر آیا ہوں پھر تم پر کوئی تکلیف نہیں۔ پھر اس نے بہت

احسان کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"افغانستان میں سید عبداللطیف صاحب مرحوم کا خون پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے احمدیو! میرا خون اس سرزمین میں احمدیت کے لئے بہایا گیا۔ اب تم بتاؤ تم نے میرے لئے کیا غیرت دکھلائی اور اس ملک میں کیا کام کیا؟ اس کا جواب اس وقت ہمارے پاس کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ لیکن کیا ہمیں اس کا کچھ جواب نہیں دینا چاہئے؟ اور اس خون کا بدلہ نہیں لینا چاہئے؟ ضرور لینا چاہئے لیکن...... سید عبداللطیف صاحب (-) کے قتل کا بدلہ یہ نہیں رکھا گیا کہ ہم ان کے قاتلوں کو قتل کریں اور ان کے خون بہائیں کیونکہ قتل کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے پرامن ذرائع سے کام کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے نہ کہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے۔ پس ہمارا انتقام یہ ہے کہ ان کے اور ان کی نسل کے دلوں میں احمدیت کا بیج بوئیں اور انہیں احمدی بنائیں اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہتے ہیں اس کو ہم قائم کریں لیکن اس وقت تک سید عبداللطیف کا خون بغیر بدلے کے پڑا ہے...... مگر اب ہمارا یہ کام ہے کہ ان کے خون کا بدلہ لیں اور ان کے قاتل جس چیز کو مٹانا چاہتے ہیں اسے قائم کر دیں اور چونکہ خدا کی برگزیدہ جماعتوں میں شامل ہونے والے اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں کہ اپنے دشمنوں پر احسان کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا ابھی یہ کام نہیں ہے کہ سید عبداللطیف صاحب کے قتل کرنے والوں کو دنیا سے مٹا دیں اور قتل کر دیں بلکہ یہ ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے قائم کر دیں اور ابدی زندگی کے مالک بنا دیں۔"

(انوار العلوم جلد 4 ص 360-359)

☆☆☆☆☆

اصرار کیا۔ آخر اس وقت مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ اگر میں زمین کو حکم دیتا کہ ان کو پکڑ لے تو ضرور پکڑ لیتی۔ میں نے ان نمبرداروں سے کہا اچھا تم پکڑنے کے لئے راستہ میں بیٹھ جاؤ اور میں تمہارے پاس آتا ہوں اگر نہ آؤں تو میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں ہوں۔ اس کے بعد نمبردار کو بھی میری حالت معلوم ہوئی اور میرے پاؤں پر گر پڑا کہ اس حالت میں ہمارے لئے بددعا نہ کرنا ہمیں معاف کر دو۔ میں نے کہا معاف اس وقت ہوگا کہ تم مجھے اب پہاڑ کے پار چھوڑ آؤ تب میں راضی ہوں گا پس نمبردار بمعہ تمام آدمیوں کے مجھے میرے تمام بال بچوں کے ساتھ سرحد سے پار لے آئے اور پھر میں نے ان کو وہاں سے واپس کر دیا اور ہم سب چل دیئے اور دولت و حشمت اور مال و منال سب کچھ مسیح موعود پر خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ یہاں تک کہ جان بھی جو بہت عزیز تھی قربان کر دی۔ حضرت مسیح موعود آپ کے بارہ میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں نہ آتا تو میری جگہ پر یہ آتا۔

سنگساری کا واقعہ

آپ کی سنگساری کا واقعہ یوں گزرا کہ جب آپ کی قید خانہ میں میعاد پوری ہوئی تو آپ کو شریعت کی طرف بلایا گیا اور مولویوں کو امیر کی طرف سے حکم ہوا کہ ان پر سوال کئے جائیں اور یہ سوال نہ کرے اور جواب دے تب ان پر کئی ہزار سوال ہوئے اور آپ سب کے اچھی طرح جواب دیتے رہے۔ آخر یہ پوچھا کہ تم اس شخص کو جس نے مسیحیت کا دعویٰ کیا ہے کیا سمجھتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کو سچا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور اور اس زمانہ کا مصلح سمجھتا ہوں اور وہ قرآن شریف کے مطابق نازل ہوئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں سوال ہوا آپ نے جواب دیا کہ قرآن شریف ان کو مردہ فرماتا ہے لہٰذا میں ان کو مردہ سمجھتا ہوں۔ تب انہوں نے کہا یہ تو ملامت (یعنی مرتد) ہو گیا ہے۔ قرآن شریف مسیح کو زندہ ظاہر کرتا ہے اور یہ مردہ وفات یافتہ مانتا ہے۔ پھر سب مولویوں نے کفر کا فتویٰ لگایا اور کہا اس کو سنگسار کیا جاوے۔ امیر مولویوں سے ڈرتا تھا۔ اور نئی نئی بادشاہی تھی اس لئے امیر نے مولویوں کے حوالہ کر دیا اور باہر شہر کے مشرق کی طرف ہندو سوزاں ایک جگہ ہے اور وہاں سولی ہے لے گئے۔ راستہ میں بہت جلد جلد اور خوش خوش جا رہے تھے اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ راستہ میں ایک مولوی نے پوچھا کہ آپ اتنے خوش کیوں ہیں اور کیوں ایسی جلدی کر رہے ہیں۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں اور ابھی آپ سنگسار ہونے کو ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ہتھکڑیاں نہیں ہیں بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کا زیور ہیں۔ اگرچہ سنگسار ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے مولیٰ سے مل جاؤں گا۔ جس وقت کچھ پتھر مارے گئے تو حاکم نے کہا اب بھی توبہ کر لو میں چھوڑ دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تم شیطان ہو جو مجھے خدا کے راستہ اور حق سے روکتے ہو پس پھر وہاں مولویوں نے پتھر مار کر سنگسار کر دیا۔

مرحوم کی قبر

اس کے بعد ایسا ہوا کہ جب مرحوم کو اپنے مقبرہ میں بعد سنگساری کے ایک سال کا عرصہ گزر گیا تو میرو نام ایک ان کے شاگرد نے ارادہ کیا کہ ان کو اپنے گاؤں میں لے جا کر دفن کیا جاوے چنانچہ اس نے پوشیدہ طور پر ان کی لاش کو ان کے گاؤں میں لے جا کر دفن کر دیا اور نہ معلوم سی قبر بنائی۔ لیکن خان عجب خان صاحب تحصیلدار نے کہا کہ مرحوم کی قبر کو اچھی طرح بنایا جائے۔ شاید تحصیلدار صاحب موصوف الذکر نے اپنی طرف سے کچھ امداد بھی کی مرحوم کے شاگردوں نے اپنی جگہ قبر سید گاہ میں بنوائی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ لوگوں میں مشہور ہوئی اور لوگ دور دور سے زیارت کے لئے آنا شروع ہوئے تب بادشاہ کی طرف رپورٹ ہوئی کہ اس آدمی کی لاش جس کو سنگسار کیا تھا یہاں پر لائی گئی ہے اور اس پر ایک بڑی قبر تیار ہوئی ہے لوگ بڑی بڑی دور سے دیکھنے اور زیارت کے لئے آتے ہیں اور چڑھاوے چڑھتے ہیں تب امیر نصراللہ خان نے جو بادشاہ کا بھائی تھا خوست کے گورنر کو حکم دیا کہ مرحوم کی لاش کو نکال کر آگ یا دریا میں ڈال دیا جاوے اور ان کی لاش نکالنے والے کو سزا دی جاوے۔ جب گورنر خوست کا حکم پہنچا تو ا سرکاری آدمی بھیج کر مرحوم کی لاش کی ہڈیاں نکال کر لے گئے بعض کہتے ہیں کہ ہڈیاں دریا میں ڈالی گئیں بعض کہتے ہیں کہ کسی مقبرہ میں دفن کر دی گئی ہیں۔ اس لاش کے نکالنے والے کا نام بتایا جا چکا ہے کہ میرو تھا۔ اس کا کالا منہ کر کے اور گدھے پر چڑھا کر تمام گاؤں میں پھرایا اور لوگ کہتے گئے کہ یہ وہ شخص ہے جس نے اس کافر کی لاش کو جس کو سنگسار کیا گیا تھا نکالا ہے۔ دیکھو اس کی کیا سزا ہے۔ خیر خدا تعالیٰ نے مرحوم کی قبر کو شرک کی ملونی سے پاک رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے فضل و کرم کرے اور ہمیشہ ان کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔"

اور میں اپنے ساتھ مرحوم حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب کے بال بطور نشانی کے اپنے ساتھ لایا تھا اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیئے اور آپ اس سے بہت خوش ہوئے اور شیشی میں بند کر کے بیت الدعا میں رکھ دیئے۔

بلند مقام

صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم بڑے عالم انسان اور ذی عزت شخص تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو امیر کی طرف سے گیارہ سو روپیہ ملتے تھے اور ویسے آپ بڑی جائیداد رکھتے تھے اور اپنے علاقہ میں رئیس اعظم تھے۔ لیکن آپ نے حق کو نہ چھوڑا اور یک لخت تمام کی تمام عزت جاہ و جلال

صبر اور ایمان کا نمونہ

حضرت مصلح موعود نے مجلس عرفان 23 دسمبر 1944ء میں فرمایا:۔

جو شخص تیز طبیعت ہو ہمیں اس کی طبیعت کے مطابق اس سے کام لینا چاہئے اور جو نرم طبیعت ہو ہمیں اس سے اس کی طبیعت کے مطابق کام لینا چاہئے۔ آخر دین میں بھی بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں تیزی کی ضرورت ہوتی ہے ایسے کاموں پر تیز طبیعت والوں کو مقرر کر دینا چاہئے۔ اور بعض کاموں میں نرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے کاموں پر نرم طبیعت والوں کو مقرر کر دینا چاہئے (-) مجھے اس مضمون کی طرف اس لئے خیال آیا کہ آج ہی مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی طبیعت کیسی تھی۔ آیا ان میں جوش پایا جاتا تھا یا نرم مزاج تھے۔ میں نے کہا ان کی طبیعت میں جوش پایا جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیٹھے تھے کہ لکھنؤ کا ایک شخص جو عرب میں رہ آیا تھا۔ اور اس وجہ سے عرب کہلاتا تھا آپ کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ اس کو لاہور کے میاں چٹو یہاں لائے تھے وہ منافق طبع آدمی تھا۔ جب میاں چٹو کے پاس آیا تو چکڑالوی مذہب کی تائید کرنے لگا۔ میاں چٹو ان کو لے کر یہاں آئے۔ یہ دکھانے کے لئے کہ عربوں میں بھی چکڑالوی ہیں۔ پنجابی لہجہ ایسا ہے کہ قاف اچھی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دو دفعہ جو فرمایا کہ قرآن شریف میں یوں آیا ہے۔ تو وہ اپنی عربیت جتانے کے لئے کہنے لگا۔ آپ اچھے مسیح ہیں آپ تو قاف بھی ادا نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ آپ لوگ الفاظ کے پیچھے پڑے ہیں اور میں قرآن مجید کی روح کو لیتا ہوں جس وقت اس نے یہ الفاظ کہے کہ آپ کیسے مسیح ہو سکتے ہیں۔ آپ تو قاف بھی اچھی طرح ادا نہیں کر سکتے تو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے اس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا دوسری طرف مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے تھے۔ ان کو بھی جوش آگیا کہ یہ ایسی گستاخی کرنے والا ہے کون۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں ہمیں ان کی عزت کرنی چاہئے۔ پھر جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب بیعت کر کے واپس کابل گئے تو اگر کوئی نرم مزاج ہوتا۔ تو جاکر خاموش بیٹھ جاتا۔ مگر ان کی طبیعت میں جوش تھا انہوں نے جاتے ہی اصلاح و ارشاد کا کام شروع کر دیا۔ جب لوگ انہیں منع کرتے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں قتل سے نہیں ڈرتا۔ مجھے تو خدا نے پہلے سے بتا دیا ہوا ہے۔ کہ میرے قتل کے بعد ساتویں دن کابل میں قیامت آجائے گی۔ پھر جس وقت آپ کو زمین میں گاڑ کر پتھر مارنے لگے۔ اگر کوئی نرم مزاج ہوتا۔ تو کانپنے لگ جاتا۔ تلوار سے قتل کرنا اور چیز ہے۔ مگر پتھروں سے مارنا بالکل اور چیز ہے۔ اس وقت اگر کوئی کمزور شخص ہوتا تو پہلے ہی بے ہوش ہو جاتا۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے بڑی دلیری سے جان دی۔ ادھر سے پتھر پڑ رہے تھے۔ اور ادھر وہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے خدا ان لوگوں پر رحم کر ان کو علم نہیں۔ یہ سب آپ کی جرأت کا نتیجہ تھا۔ کمزور طبیعت والا یہ شان کہاں دکھا سکتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس زمانہ میں اٹلی کا ایک انجینئر کابل میں تھا اس نے ایک کتاب لکھی ہے۔ "انڈر دی ابسولیوٹ امیر" اس میں اس نے یہ سارا واقعہ لکھا ہے۔ ہم اس واقعہ کو پیش کرتے تھے تو لوگ سمجھتے تھے کہ شائد یہ مبالغہ ہے۔ لیکن اس نے اس سے بھی زوردار الفاظ میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے احمدیت کا تو اس کو پتہ نہیں ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ ایک فقیر تھا۔ جب اس کو سنگسار کرنے لگے تو اس نے کہا میرے قتل کے بعد ساتویں دن قیامت آجائے گی۔ چنانچہ اس کے قتل کے بعد عین ساتویں دن کابل میں اتنا شدید ہیضہ پھوٹا کہ ایک ایک دن میں سینکڑوں آدمی مرتے تھے۔ اور وہ لکھتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ گھبراہٹ کی وجہ سے نصراللہ خاں کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اور یہ کہہ رہا تھا کہ اس نے جو کہا تھا کہ میرے قتل کے ساتویں دن قیامت آجائے گی۔ شائد وہ قیامت آگئی۔

پس صبر اور ایمان کا جو نمونہ صاحبزادہ صاحب نے دکھایا۔ نرم طبیعت کا آدمی یہ نمونہ کہاں دکھا سکتا تھا۔ غرض میں یہ کہہ رہا تھا کہ انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی۔ جو تیز ہو گا وہ تیز ہی رہے گا اور جو نرم ہو گا وہ نرم ہی رہے گا۔ ان دونوں کے لئے خدا تعالیٰ نے کام بھی الگ الگ رکھے ہیں۔ تیز مزاج کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے کام بنائے ہیں۔ اور نرم مزاج کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے کام بنائے ہیں۔

(الفضل 3 جولائی 1960ء)

اطلاعات و اعلانات

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم خواجہ قدرت اللہ صاحب بٹ بابت ترکہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم خواجہ قدرت اللہ صاحب ساکن اونچی گلی۔بدوملی ضلع نارووال نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ان کے نام قطعہ نمبر 11/58 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ ایک کنال 33 مربع فٹ بطور مقاطعہ کیر منتقل کردہ ہے۔ اس قطعہ میں سے 10 مرلے رقبہ میری بیٹی طیبہ سعدیہ بٹ صاحبہ اور بقیہ 10 مرلے رقبہ میرے تینوں بیٹوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔مکرم خواجہ قدرت اللہ صاحب بٹ (خاوند)
2۔مکرم خواجہ رفعت اللہ صاحب بٹ (بیٹا)
3۔مکرم خواجہ فرحت اللہ صاحب بٹ (بیٹا)
4۔مکرم خواجہ نعمت اللہ بٹ صاحب (بیٹا)
5۔محترمہ بشریٰ ریاض صاحبہ (بیٹی)
6۔محترمہ انیسہ رؤف صاحبہ (بیٹی)
7۔محترمہ مسرت محمود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

○ (مکرم محمد لئیق احمد صاحب بابت ترکہ مکرم نور محمد صاحب)

مکرم محمد لئیق احمد صاحب ساکن مکان نمبر 6/10 محلہ دارالعلوم غربی (حلقہ ثناء) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری نور محمد صاحب ولد غلام محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ان کا قطعہ نمبر 6/10 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ میرے اور میرے بھائی مکرم محمد رفیق احمد صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
2۔محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرم محمد لئیق احمد صاحب (بیٹا)
5۔مکرم محمد رفیق احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم عبدالقدیر صاحب ابن مکرم عبدالکریم قدسی صاحب رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور کا نکاح عزیزہ مبشرہ نورین صاحبہ بنت مکرم رحمت علی صاحب ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 28-6-2000 کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا۔

عزیز عبدالقدیر مکرم میاں اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ کا پوتا،مکرم ایم صلاح الدین صاحب چونڈہ فرنیچر ہاؤس حافظ آباد کا نواسہ اور حضرت مستری نظام الدین صاحب آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

○ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم جمال الدین شاکر صاحب ایم اے کارکن دفتر P.S ربوہ تحریر کرتی ہیں۔خاکسار کی بھتیجی شازیہ اور بھانجے مدثر احمد کا نکاح 14-5-2000 کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مثمر بثمرات حسنہ اور دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنائے۔

○ مکرم امان اللہ امجد صاحب ولد مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم کارکن وکالت وقف نو ساکن دارالصدر شمالی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ طیبہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم صوبیدار میجر چوہدری ریاض احمد نیاز صاحب ساکن دارالیمن وسطی سے -/30000 روپے حق مہر پر مورخہ 29-6-2000 کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت الانوار دارالصدر شمالی میں پڑھا۔

اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز مکرم اسامہ احمد میلبورن آسٹریلیا ابن مکرم منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد کا نکاح عزیزہ امتہ المجید احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب امیر ضلع سانگھڑ سے پانچ ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ سانگھڑ نے مورخہ 30-6-2000 کو گوٹھ چوہدری عبدالغنی ضلع سانگھڑ میں پڑھا۔

مکرم اسامہ احمد چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں مرحوم آف حیدر آباد کے پوتے ہیں اور عزیزہ امتہ المجید احمد صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم آف چک 24 ضلع سانگھڑ کی پوتی ہیں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جوش اور ولولے کی ضرورت

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کروڑ ہا نو مبائعین کی آمد کے نتیجہ میں ان کی تربیت کا مسئلہ سرفہرست آگیا ہے جس کے لئے تحریک جدید کو پہلے سے کہیں زیادہ قربانیوں کی اشد ضرورت ہے۔ اس نئی صورت حال میں قربانیوں کے لئے اسی جوش اور ولولے کی ضرورت ہے جو تحریک جدید کے اجراء کے وقت ظہور پذیر ہوا جس کا ذکر ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔نومبر 1982ء میں ملتا ہے۔فرمایا

”جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا کرتے تھے تو جو لوگ سب سے پہلے دفتر تحریک جدید پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے تھے ان میں دو دوست پیش پیش تھے ایک کا نام محمد رمضان صاحب تھا جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا تانگے والا تھا۔جب تک وہ زندہ رہے ایک سال میں بھی وہ اس بات میں پیچھے نہیں رہے...... مزدوروں کا یہ عالم تھا کہ سیالکوٹ کے ایک مزدور جوان دنوں دو روپے دیہاڑی کمایا کرتے تھے یعنی دو روپے یومیہ ان کی مزدوری تھی انہوں نے اس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑا یعنی تیس روپے چندہ لکھوایا۔“

تاریخ بتلاتی ہے کہ ان قربانی کرنے والے دوستوں کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا نوازا کہ اسے احاطہ تحریر میں لانا امر محال ہے۔آج بھی جبکہ تحریک جدید کی ذمہ داریوں میں بے پناہ اضافہ ہوگیا ہے قربانیوں کے میدان میں اسی سابقہ بے پناہ جوش اور ولولے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مختار احمد صاحب چوکیدار ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی والدہ محترمہ ثریا بی بی صاحبہ زوجہ روشن دین صاحب مرحوم 21-5-2000 کو 85 سال کی عمر میں شام 6 بجے مولا حقیقی سے جاملیں۔مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی موصوفہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب مورخہ 17۔جون 2000ء کو فضل عمر ہسپتال کے سی سی یو میں صبح 3-40 پر انتقال کر گئے۔ان کی عمر 82 سال تھی۔ان کا جنازہ اسی روز بیت المہدی میں پڑھا گیا جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم مکرم مرزا محمد ارشد ڈائمنڈ جنرل سٹور گولبازار ربوہ کے والد تھے احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلانات کے متعلق ضروری ہدایت

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلانات نکاح 'ولادت' وفات اور کامیابی وغیرہ روزنامہ الفضل میں اشاعت کیلئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ ورنہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔ اعلان نکاح کے ساتھ نکاح فارم کی کاپی بھی منسلک کریں۔ نیز کامیابی کے اعلان کے ساتھ دستاویزی ثبوت منسلک کریں مثلاً سند یا ادارہ کے سربراہ کی تصدیق ہو۔ (مینیجر الفضل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فضل عمر ہسپتال میں 24 گھنٹے ادویات کی سہولت

○ یکم جولائی 2000ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فارمیسی (ادویات کا سٹور) چوبیس گھنٹے کھلا رہے گا۔ قبل ازیں ہسپتال کا سٹور صرف دفتری اوقات میں صبح کے وقت کھلا رہتا تھا۔ جس سے صرف کارکنان ادویات حاصل کر سکتے تھے۔اب مریضوں کی سہولت اور ضرورت کے پیش نظر یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ ہسپتال کے اندر ادویات کا سٹور 24 گھنٹے کھلا رہے گا۔جس میں مریضوں کی ضرورت کی تمام ادویات مہیا ہوں گی اور ہر مریض یا ضرورت مند وہاں سے دن یا رات کے کسی بھی حصہ میں دوائی خرید سکتا ہے۔اس سے اہالیان ربوہ کی ایک دیرینہ اور اہم ضرورت کو پورا کر دیا گیا ہے بالخصوص رات کے اوقات میں ادویات کا حصول بہت مشکل تھا۔

قبل ازیں ہسپتال میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ' لیبارٹری' ایکسرے' ای سی جی ڈیپارٹمنٹ بھی چوبیس گھنٹے کھلے رہتے ہیں۔جن سے کسی بھی وقت استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ 2/4 دارالبرکات فون نمبر 212485 لکھتے ہیں۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ عاجز کا مورخہ 4۔ اگست 1999ء کو گوجرانوالہ سے ربوہ براستہ فیصل آباد آتے ہوئے مانا والا کے قریب ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ اور اسی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے دائیں ٹانگ گھٹنے کے اوپر سے کاٹنی پڑی تھی۔ جس کی وجہ سے 11 ماہ صاحب فراش رہا ہوں۔ مورخہ 2000-5-24 کو مصنوعی ٹانگ لگوانے کے لئے پشاور گیا تھا۔ الحمدللہ مورخہ 2000-7-9 کو پشاور سے اپنے مقصد میں کامیاب لوٹا ہوں۔ اب بفضل خدا چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔

اس بیماری کے دوران سلسلہ کے بزرگان کرام اور احباب جماعت نے عاجز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اور حالات معلوم کرتے رہے چونکہ دائیں بازو کی ہڈی بھی فریکچر ہوئی تھی اس لئے بہت سے احباب کو جوابات نہ دے سکا۔ عاجز تمام احباب جماعت کا نیز جماعت احمدیہ پشاور کے احباب اور خاص طور پر پشاور کے امیر صاحب۔ مربیان کرام۔ اور سرگودھا شہر کے مربی صاحب اور قائد صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ سب نے بہت تعاون کیا۔

مزید عاجزانہ درخواست ہے کہ ابھی دائیں بازو سے پلیٹیں نکالنی ہیں اور بائیں پاؤں کو سیدھا کرنا باقی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام مشکلات کو دور فرمائے اور جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ کے سسر مکرم محمد اشرف کھوکھر صاحب (آف کراچی) مورخہ 2000-6-29 کو بعمر 75 سال وفات پاگئے ہیں۔

آپ ایک لمبا عرصہ گلشن اقبال اور گلستان جوہر کراچی کے صدر رہے۔ 30۔ جون کو بعد از نماز جمعہ مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین ہوئی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ طلائی ہار

○ ایک عدد طلائی ہار بازار آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم عطاء اللہ ناصر باجوہ صاحب (ویٹرنری ڈاکٹر) نائب زعیم انصاراللہ صحت جسمانی محلہ دارالفتوح ربوہ مورخہ 8 جولائی 2000ء کو وفات پاگئے۔ ان کا جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلہ دارالفتوح نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی چھوڑی ہے۔

احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر فرماتے ہیں خاکسار ایک عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر' خون میں شکر کی زیادتی۔ معدہ میں السر اور عارضہ قلب میں مبتلا ہے۔ اسی طرح عاجز کی اہلیہ محترمہ بھی پیٹ کے بعض عوارض اور عارضہ قلب میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب مرحوم آف سادھو کے (ضلع گوجرانوالہ) حال مقیم کینیڈا شدید طور پر بیمار ہیں۔ ان کا ایک آپریشن ہو چکا ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منیر احمد سنوری صاحب قائم مقام صدر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم نور احمد سنوری صاحب شدید بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منظور احمد ناصر صاحب انسپکٹر مال ہائی بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال ربوہ کے CCU وارڈ میں زیر علاج ہیں احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد شعیب صاحب طاہر مربی سلسلہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مکمل اور معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرم دین محمد شاہد صاحب ایم۔ اے دارالصدر شمالی ربوہ کی والدہ محترمہ غلامہ فاطمہ صاحبہ سندھ میں بیمار ہیں۔ ان کی صحت وشفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ شمیم رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید ملک صاحب پچھلے سال ماہ اگست سے امریکہ کے ہسپتال میں تشویشناک علالت (بے ہوشی) کی وجہ سے انتہائی نگہداشت میں ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ٹاؤن شپ لاہور کو دل کا اٹیک ہوا ہے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ نے اچھا نہیں کیا۔ چین

چین نے کہا ہے کہ امریکہ نے اسرائیلی ریڈار سسٹم معاہدہ منسوخ کر کے اچھا نہیں کیا۔ کسی دوسرے کو دو ممالک کے درمیان تعلقات سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہئے امریکہ نے کہا ہے کہ اسرائیل نے دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ دونوں ملکوں کے تعلقات مزید مستحکم ہونگے۔ حساس ٹیکنالوجی کی دوسروں کو فراہمی پر ہماری تشویش دور ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیل نے چین کو فضائی حملے کی پیشگی اطلاع دینے والا ریڈار سسٹم فروخت کرنے کا معاہدہ کیا تھا جس کی مالیت 25 کروڑ ڈالر تھی۔ وزیراعظم ایہود بارک کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں اس فیصلے پر افسوس ہوا ہے اگرچہ فی الحال ریڈار کی فراہمی روک دی گئی ہے تاہم مستقبل میں اس کا از سر نو جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ بی بی سی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ اسرائیل نے امریکی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے معاہدہ منسوخ کیا ہے۔

بھارت میں شدید بارش

بھارت میں مون سون کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد ملک بھر میں سیلابی کیفیت پیدا ہو گئی ہے شمالی ممبئی میں ہونے والی طوفانی بارشوں سے اب تک 53۔افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

فجی میں تمام یرغمالی رہا ہوگئے

فجی کے بھارت نژاد سابق وزیراعظم مہندر اچوہدری سمیت باغیوں نے تمام یرغمالیوں کو رہا کر دیا ہے۔ فوجی حکومت نے جوزفا کو فجی کا صدر جبکہ راتو ایپلیلی کو وزیراعظم نامزد کر دیا ہے۔ 18۔ یرغمالی پارلیمنٹ کی بلڈنگ سے باہر نکلے تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ تاہم وہ سب بہت پرسکون تھے۔ فوجی حکام نے بتایا ہے کہ وعدہ کے مطابق باغی لیڈر جارج سپیٹ اور ان کے حامیوں کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

تھائی لینڈ میں سیلاب کی تباہ کاریاں

شمالی مشرقی تھائی لینڈ میں شدید سیلاب آنے سے تین افراد ہلاک ہو گئے جبکہ سینکڑوں مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ وسیع علاقے پر کھڑی فصلیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ تھائی ائرلائن نے متاثرہ علاقوں میں اپنی پروازیں بند کر دی ہیں۔ ذرائع کا خیال ہے کہ ابھی سیلاب مزید بڑھے گا۔

کشتی ڈوبنے سے 27 ہلاک

بنگلہ دیش میں شمال مشرقی سونام گنج میں دلدل میں پھنس کر کشتی الٹنے سے 3 بچوں سمیت 27۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ لکڑی کی بنی ہوئی کشتی پر 150۔افراد سوار تھے۔

بنگلہ دیش نے بھارتی سرحد پر کمک بھیج دی

بنگلہ دیش نے کشیدگی کے شکار علاقے میں بھارتی سرحد پر مزید کمک بھیج دی ہے بنگلہ دیشی رائفلز کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم نے تنازعہ حل کرنے کیلئے بھارتی سیکیورٹی افواج کو بات چیت کی پیشکش کی ہے مگر کوئی جواب نہیں ملا۔

کوڑے کے ڈھیرے میں دب کر مرنے والے

فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں کوڑے کے ڈھیرے میں دب کر مرنے والوں کی تعداد تین سو ہونے کا اندیشہ ہے۔ امدادی اداروں نے اب تک 125 لاشیں نکال لی ہیں۔

سرحدی خلاف ورزیاں اس ماہ کے آخر تک بند

اقوام متحدہ کے ایک عہدیدار نے بتایا ہے کہ اسرائیل یہ بات مان گیا ہے کہ لبنان کے ساتھ نئی سرحدی خلاف ورزیاں اس ماہ کے آخر تک بند ہو جائیں گی۔ اس طرح اقوام متحدہ کی فوج متعین کرنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔

گرجاگھروں پر حملوں میں حکومت ذمہ دار ہے

بھارت کی اپوزیشن لیڈر سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ گرجاگھروں پر حملوں میں بعض حکومتی عہدیدار بھی ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت انتہا پسندوں کو کامیاب بنا رہی ہے۔

سعودی عرب۔500 بھیڑیں ہلاک

سعودی عرب کے جنوبی شہر جزوان میں ٹرک کے بے قابو ہو جانے سے سڑک پر جاتی ہوئی 500 بھیڑیں ہلاک ہو گئیں۔ ٹرک ڈرائیور بھی شدید زخمی ہو گیا۔

سنگاپور مسلمانوں کی سوفیصد خواندگی

سنگاپور دنیا کا واحد غیر اسلامی ملک ہے جہاں مسلم آبادی صرف 15 فیصد ہونے کے باوجود غیر معمولی اثر رسوخ کی مالک ہے۔ اہم سیاسی عہدوں پر مسلمان فائز ہیں۔ سنگاپور کے مسلمانوں میں خواندگی کا تناسب سوفیصد ہو گیا ہے۔ 80 ممبروں پر مشتمل پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی تعداد 9 جبکہ کابینہ میں مسلمان وزیروں کی تعداد 3 ہے۔ ملک میں مساجد کی تعداد 77 ہے۔

یوگنڈا اور روانڈا میں جنگ 700۔ ہلاک

افریقہ کے ممالک یوگنڈا اور روانڈا کے درمیان کانگو کے شہر کینگائی پر قبضے کے لئے ہونے والی لڑائی میں ایک ہفتے کے دوران 760۔ کے قریب افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 15 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-17
اتوار 16 جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-34
اتوار 16 جولائی۔ طلوع آفتاب 5-11

نیویارک میں واجپائی مشرف ملاقات کا امکان

نیویارک میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ستمبر میں بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی اور پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی ملاقات کا امکان ہے۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس سے قبل نئی صدی کانفرنس ہوگی جس میں پاکستانی سربراہ 6 ستمبر کو جبکہ بھارتی وزیر اعظم 8۔ ستمبر کو خطاب کریں گے۔ 18۔ ستمبر کو دونوں سربراہان ایک ہی روز خطاب کریں گے۔ نواز حکومت کی برطرفی کے بعد جنرل مشرف اور واجپائی پہلی بار آمنے سامنے ہونگے۔ بھارت نے مذاکرات کا اشارہ دے دیا ہے۔ کلکتہ ٹیلی گراف نے اپنی خصوصی رپورٹ میں بتایا ہے کہ قبل ازیں بھارت ہمیشہ جنرل مشرف کے ساتھ مذاکرات سے نظریں چراتا رہا ہے۔

66 اعلیٰ افسر فارغ 23 ہزار آسامیاں ختم

وفاقی حکومت نے گریڈ 17 سے 22 تک کے 66۔ افسروں کو کرپشن نااہلی اور ڈسپلن کی خلاف ورزی کے الزامات میں برطرف یا جبری ریٹائر کر دیا ہے رائٹ سائزنگ پروگرام کے تحت وفاقی حکومت کی 23 ہزار آسامیاں ختم کردی گئی ہیں۔ تاہم حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ ان سے کوئی بیروزگار نہیں ہوگا کیونکہ بیشتر آسامیاں بھرتی پر پابندی کے باعث پہلے ہی خالی پڑی تھیں۔

نئی ٹیکس ایمنسٹی سکیم دو ہفتوں میں

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے بتایا ہے کہ نئی ٹیکس ایمنسٹی سکیم دو ہفتوں میں آجائے گی۔ ٹیکس سروے جاری رہے گا۔ اس کا دائرہ دیگر شہروں تک بھی بڑھایا جائے گا۔ تاجر اسے انا کا مسئلہ نہ بنائیں حکمرانی کا نادر شاہی سٹائل ختم کردیا گیا ہے۔ ٹیکس ہر حال میں دینا پڑے گا۔ حکومت ہڑتالوں کی دھمکیوں سے نہیں ڈرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کب تک بیرونی قرضوں پر انحصار کرتے رہیں گے۔ بیرونی ممالک ہم پر ہنستے ہیں کہ 100 روپے کماتے ہیں اور 200 خرچ کرتے ہیں۔

کالاباغ ڈیم نہ بنانے کے نتیجے

صوبہ سرحد کے وزیر تعمیرات و مواصلات اور واپڈا کے سابق چیئرمین شمس الملک نے کہا ہے کہ مہنگی بجلی اور پانی پر لڑائی کالاباغ ڈیم نہ بنانے کا نتیجہ ہے وقت گذرنے کے ساتھ ان مسائل میں اضافہ ہوگا حالانکہ کالاباغ ڈیم بننے سے صوبہ یا ضلع تو درکنار کسی ایک فرد کو بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب کبھی اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا پوری قوم کی دعائیں اس کے ساتھ ہونگی۔

پاکستان دینی مدرسوں کا غلط استعمال روکے

امریکی حکومت نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ مذہبی سکولوں کے غلط استعمال کو روکے کانگریس کی ایک سب کمیٹی برائے جنوبی ایشیا نے کہا ہے کہ پاکستان حکومت کے نزدیک صرف چند دینی مدارس میں فوجی تربیت دی جاتی ہے۔ ہم حالیہ پیش رفتوں پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ لشکر طیبہ کو دہشت گرد قرار دینے کا معاملہ زیر غور ہے۔ حکومت پاکستان بھی سمجھتی ہے کہ ملک کو طالبان زدہ اور بنیاد پرست بنانے سے احتراز کیا جائے۔ پاکستان کو بے جا تنقید کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

لاہور میں بم دھماکہ

چونگی امرسدھو لاہور میں گزشتہ روز بم دھماکے کے نتیجے میں نصف درجن سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔

نواز شریف نے دوسروں کی غلطی اپنے سر لے لی

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ نواز شریف نے کرگل کے معاملے میں ملکی مفاد میں دوسروں کی غلطی اپنے سر لے لی۔ کنٹرول لائن پر جا کر فوجیوں کے حوصلے بڑھانا انکی اخلاقی مجبوری تھی۔ حکومتی اقدامات سے عوام میں فوج کی عزت اور خوف ختم ہوگیا۔ بیگم کلثوم نے کہا کہ مجھ پر محاذ آرائی کا الزام لگانے والے بتائیں کہ میں فوج کی کس رجمنٹ یا بٹالین سے برسرپیکار ہوں۔ میری لڑائی صرف ایک شخص سے ہے۔ جماعت اسلامی اور طاہر القادری بتائیں کیا نواز حکومت کے خاتمے سے پاکستان بچ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے مخالف ہی مشرف کے نزدیک صاف ستھرے ہیں۔ لاہور میں کارکنوں اور وفود سے ملاقات میں انہوں نے کہا کہ سرگرم کارکن ہی اصل سرمایہ ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین کا یقین کامل

مسلم لیگی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مجھے اسمبلیوں کی بحالی کا 200 فیصد یقین ہے آپس میں دست و گریبان نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے راجہ ظفر الحق سے مجلس عاملہ، رابطہ کمیٹی اور پارلیمانی پارٹی کا اجلاس فوری طور پر بلانے کی درخواست کی۔

30 سے زائد ممالک کو اسلحہ اور گولہ بارود کی برآمد

پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم نے بتایا ہے کہ ہم 30 سے زیادہ ممالک کو اسلحہ اور دیگر مصنوعات برآمد کر رہے ہیں۔ اس وقت واہ فیکٹری کی بنی طیارہ شکن توپیں، مشین گنیں، راکٹ لانچر، توپیں اور گولے برآمد کئے جا رہے ہیں اسلحہ کی برآمد 30 ملین ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔ پاکستانی اسلحہ امریکہ، جاپان اور جرمنی کے معیار کا ہے۔ عالمی منڈی میں ہماری قیمتیں کم ہیں۔ وہ لاہور کے چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے خطاب کر رہے تھے۔

کالاباغ ڈیم کیلئے ماضی کی نفرتیں بھلانا ہونگی

نیپ پاکستان کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم جیسے مسائل کے حل کیلئے ماضی کی نفرتیں بھلانا ہونگی۔ قومی مفاہمت ہی مسائل کا واحد حل ہے۔ وفاق کی حامی نئی سیاسی پارٹی تشکیل دی جائے۔

پاکستان سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بن سکتا ہے

برطانیہ کے وزیر مملکت برائے خارجہ پیٹر مین نے کہا ہے کہ پاکستان یا انڈونیشیا سلامتی کونسل کے مستقل ممبر بن سکتے ہیں۔ ہم بھارت کے حامی نہیں ہیں مگر وہ مضبوط امیدوار ہے۔ مسلمانوں کی نمائندگی ممکن نہیں کیونکہ اقوام متحدہ کا دستور مذہبی نمائندگی کی اجازت نہیں دیتا۔ کارگل کے معمار جنرل مشرف ہیں۔ پاکستان کو فوجی انقلاب نے تنہا کردیا ہے۔

آئین میں ترامیم کریں گے

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے مشرف حکومت کو آئینی ترامیم کا اختیار دے دیا ہے کم سے کم ممکنہ ترامیم انتہائی احتیاط سے کی جائیں گی۔ طرز حکومت تبدیل کیا جائے گا لیکن پارلیمانی نظام برقرار رہے گا۔

کمیشن یا انعام کھلی کرپشن ہے

پیپلز پارٹی کے ترجمان نے ان خبروں پر سخت حیرت اور غصے کا اظہار کیا ہے کہ نیب کے جو اہلکار لوگوں کو سزا دلوائیں گے ان کو کمیشن یا انعام دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ رشوت اور کھلی کرپشن ہے۔

2 عدد مکان برائے فروخت

رقبہ 1-1 کنال بالکل نئے تعمیر شدہ بجلی، پانی، گیس اور ٹیلی فون کے ساتھ دیگر سہولیات بھی میسر ہیں۔ واقعہ دار الصدر غربی ربوہ

فوری رابطہ: اکبر احمد

32/4 دار الصدر غربی ربوہ فون 212866

بھائی بھائی گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ

☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 لیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

ذکی کراکری اینڈ پلاسٹک سٹور
کم ریٹوں میں پھر ٹاپ پر

چینی کے کپ، ماربل کی ورائٹی، ایرانی کولر، پاکستانی کولر، ہاٹ پاٹ سیٹ، ڈنر سیٹ
نیز ٹربو ویئر کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بانو بازار اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون رہائش 211751

6 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ ائیر کنڈیشنر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔

رابطہ۔ انعام اللہ

1۔ لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

CPL
61